اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچپنواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 09/جون 2022ء بروز جمعرات بمطابق 09/ذیقعد 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	سوالات	07
3	توجہ دلاؤ نوٹس منجانب نصراللہ خان زیرے رکن اسمبلی	10
4	رخصت کی درخواستیں	12

جلد 55 شمارہ 04

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 09/جون 2022ء بروز جمعرات بمطابق 09/ذیقعد 1443 ہجری، بوقت شام 04:40 بجے زیرِ صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَمۡلَيۡتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذۡتُهَا‌ ۚ وَاِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ ۝۴۸ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّمَاۤ اَنَا لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ‌ ۝۴۹ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ
كَرِيۡمٌ‏ ۝۵۰ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡا فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰۤـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۝۵۱

﴿ پارہ نمبر ۱۷ سُوۡرَۃُ الحج آیات نمبر ۴۸ اور ۵۱ ﴾

ترجمہ: اور کتنی بستیاں ہیں کہ مَیں نے اُن کی ڈھیل دی اور وہ گناہگار تھیں پھر مَیں نے اُنکو پکڑا اور میری طرف پھر کر آنا ہے۔ تُو کہہ اے لوگوں مَیں تو ڈر سنا دینے والا ہوں تُم کو کھول کر سو جو لوگ یقین لائے اور کیں بھلائیاں اُنکے گناہ بخش دیتے ہیں اور اُنکو روزی ہے عزت کی۔ اور جو دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو وہی ہیں دوزخ کے رہنے والے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر!ایک دُعا کروانی تھی گزشتہ دو دن پہلے جناب اسپیکر!ایک بہت ہی المناک حادثہ پیش آیا،ایک ویگن جولورالائی سے براستہ ژوب جارہی تھی اختر زئی کے مقام پر حادثہ ہوا،جس میں تقریباً22لوگ اُس میں بچے،خواتین،مرد شامل تھے،وہ جاں بحق ہوگئے،یہ قاتل روڈ ہے۔ایک اور حادثہ ہوا،بہت قیمتی جانیں،کئی خاندان تباہ ہوگئے لہٰذا اُن کے لیے دُعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو): فاتحہ کروالیں،جی،اسپیکر صاحب،مَیں تھوڑی سی گزارش کروں پھر فاتحہ کر لیتے ہیں،جیسے اِنہوں نے کہا کہ 22 آدمیوں کی حادثے میں بھی شہادت ہوتی ہے۔سر!ایک المناک واقعہ رات کو ہوا۔شاید ہمارے منسٹر ہیلتھ اِس کو mind کریں لیکن مَیں ایک توجہ دلاتا ہوں۔سر!آپ یقین کریں کہ جو میرا چچازاد بھائی ہے ایوب خان،اُس کی بیٹی کی شادی ہوئی ابھی دو،تین سال پہلے،رات ہم عشاء کی نماز ادا کر رہے تھے تو بچی کا فون آتا رہا ہم جماعت میں تھے۔خیر،جیسے ہم لوگوں کی نماز ختم ہوئی تو اُس نے کہا میرا شوہر،وہ بھی میرے first cousin ہیں۔اُن کو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔وہ تڑپ رہا ہے تو یہ مَیں نے بیٹا بھیج دیا،ایوب خان کی بیٹی کا شوہر تھا۔یہ جان محمد روڈ پر رہائش پذیر تھے تو وہاں سے اِنہوں نے اِس کو اُٹھایا،اب اِس طرف تو بہت زیادہ رَش تھا تو اکرم ہسپتال کی طرف لے گئے،وہاں ڈاکٹروں کی آپ صورتحال دیکھیں۔پھر اُنہوں نے کہا کہ جی pain killer لگاؤ،drip لگاؤ،حالانکہ وہ شدید Heart Attack میں تھا۔تھوڑی دیر کے بعد اُنھوں نے کہا کہ نہیں جی ہمارے پاس ایمرجنسی نہیں ہے آپ لے جائیں۔سول ہسپتال لائے،سول ہسپتال میں ICU جو ہے اُس کی ایمرجنسی میں لائے۔تو مَیں نے اپنی باقی نماز مکمل کی۔اِتنے میں ایوب خان کا فون آیا کہ ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ اِس کا دل کام نہیں کر رہا ہے۔مَیں نے کہا جب دل کام نہیں کر رہا ہے تو hardly ایک منٹ کے بعد اُس نے کہا کہ یہ expire ہوگیا ہے۔ہم گئے،ایک مَیں نہیں تھا ایک senior politician کی حیثیت سے،ایک منسٹر کی حیثیت سے مَیں ICU پہنچا،جناب اسپیکر صاحب رونا آتا ہے کہ وہاں کی حالت کیا تھی میرے پاس فوٹو ہیں مَیں نے کھینچے ہیں،مَیں اِس کا پرنٹ نکال کر اِس کو property of the House کروں گا،ICU کا One-Number bed ٹوٹا ہوا نیچے پڑا تھا جس پر ایمرجنسی ہوتی ہے۔ایک نرس اپنے چیمبر میں بیٹھی ہوئی تھی۔ایک ڈاکٹر کوئی درانی صاحب تھے،وہ stethoscope لگا کر سول کپڑوں میں کوئی بھی نہیں جانتا ہے،ڈاکٹر ہے،کیا ہے کیا نہیں ہے۔وہ بچہ تو

expire ہو گیا sir۔ ICU کی یہ حالت تھی کہ اُس سے بدتر مَیں کہتا ہوں میں کیا اُس کی مثال دوں کہ ایک لیٹرین سے بدتر اُس کی پوزیشن تھی ایک عورت برا ہوئی عورت تھی اُس کو لایا، دو عورتوں نے پکڑا ہوا تھا، شدید pain میں تھی، سٹریچر جو لایا گیا وہاں پر ایک ٹانگ اُس کی ٹوٹی ہوئی تھی تین ٹائروں پر تھا، اور وہ چادر کاٹ کر سٹریچر وہ میرا خیال ہے اگر کوئی مریض نہ ہو اُس کو اس پر لٹائیں تو وہ مریض بن جائے گا۔ پھر ECG کے لیے اندر آئے پھر اُس کو دوسرے کمرے میں ECG اُن کی وہ جو moveable ہوتی ہے available نہیں تھی، مَیں نے اُدھر ڈانٹا وہاں بازار بنا ہوا تھا تین، تین چار، چار بچے لوگوں نے پکڑے ہوئے ICU میں مٹر گشت اور ٹیلی فون پر بات ہو رہی تھی۔ یہ سول ہسپتال کی مَیں نے اُدھر ہی direction دی جو ہم maintain کرتے ہیں مَیں نے کہا کہ maintenance میں کم از کم stretcher اور یہ جو بنیادی چیزیں ہیں وہ تو ہونی چاہیے پھر جب صبح مجھے ڈیپارٹمنٹ سے reply ملا کہ ہم باقی چیزیں تو کر سکتے ہیں equipments میں نہیں جا سکتے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو اُس بچے کے لیے ابھی اُس کی اولاد ہی نہیں تھی 25,26 سال کا بچہ تھا انجینئر تھا، اور دوسرا مَیں تمام ایوان سے گزارش کروں گا کہ اگر ہماری حالت یہ ہے صوبائی دارالحکومت کا ایک ہسپتال ہے، مَیں نے ڈاکٹروں سے پوچھا تو کہتے ہیں کہ یہی discipline ہے۔ سیکورٹی گارڈ کوئی discipline نہیں کچھ نہیں۔ مریض آ رہے تھے ایمرجنسی میں آ رہے تھے یہ کرسی تو اُن کے لیے بہت جنت ہے، hard ایک وہ پہیے والی کرسی اُس میں بیٹھ کر ادھر پکڑا ہوا تھا۔ مَیں اُن کو کہہ رہا تھا کہ بھائی اِدھر لے جاؤ، اُدھر لے جاؤ۔ یہ حالت تھی، ایک patient پڑا ہوا تھا، سفید رِیش، ستر، پچھتر، اَسی سال کا اُس کا attendent تھا۔ آپ یقین کریں کہ مَیں قسماً کہہ رہا ہوں کہ آپ اُس کو urinal کہہ سکتے ہیں یا potty کہہ سکتے جو نہ وہ درمیان میں اُس کو کروائی کوئی male nurse نہیں ہے، کوئی نہیں ہے کچھ بھی نہیں ہے، وہ باپ تھا اُس کا یا دادا تھا، اُس potty وہ وہاں سے کروا کر پورے ward میں گھومتا گھوماتا جا کر washroom میں گرا کر پھر ہاتھ دھو کر باہر واپس آیا۔ تو یہ حالت ہے سر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب جو فوت ہوا ہے اُس کے حق میں دُعا کرواتے ہیں باقی ہسپتال کی حالت ٹھیک کروانا تو آپ لوگوں کا کام ہے جو cabinet میں بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال سے اِس میں نہ MPA کا کوئی وہ چلے گا نہ میڈیا والوں کا نہ میرا۔ تو یہ آپ مہربانی کر کے اِس پر cabinet میں آواز اُٹھائیں، CM صاحب کو بولیں کہ یہ حالت چل رہی ہے، اِس پر جو ہے از خود وہ نوٹس لیں۔ منسٹر صاحب سے کئی دفعہ مَیں نے خود try کی ہے بات کرنے کی مگر اُس سے بات کرنا بہت مشکل ہے تو اِس سے آپ cabinet میں مہربانی

کر کے بات کریں۔ مولوی صاحب جو قلعہ سیف اللہ حادثے میں شہید ہوئے ہیں اُنکے حق میں دُعا اور کھیتران صاحب نے جو بتایا ہے بچے کے حق میں دُعا۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)۔

جناب یونس عزیز زہری: Point of Order جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: زہری صاحب آپ بات کریں۔

جناب یونس عزیز زہری: منسٹر PHE صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُنکی توجہ چاہیں گے۔ بجٹ 2021-22ء میں ہمارے کچھ water supply اسکیمیں جو منظور ہو کے PHE کے through اُن پر کام ہو گیا، اُنکے bore لگ گئے اور اُنکی باقی جو accessories ہیں جن میں solar panel ہے یا دوسری مشینری ہے، وہ آج تک غائب ہیں۔ اور وہ bore ایسے ہی پڑے ہوئے ہیں اِن سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے اُس پر مجھے پتہ نہیں باقی اُس کا، خضدار ڈسٹرکٹ میں کم وبیش ہمارے تینوں MPAs کے کوئی 96 کے قریب water supply ایسے ہیں جن کا کوئی اَتا پتہ نہیں ہے، مَیں منسٹر صاحب کی توجہ اِس جانب کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے اِس پر action لیں کیونکہ جو ہم جو بات کرتے ہیں department والوں سے وہ کہتے ہیں کہ جی payment ٹھیکیدار اُٹھا کے چلا گیا ہے۔ ابھی یہ ہمیں نہیں پتہ ہے کہ جی اُس کو advance payment کیسے دی گئی ہے department نے؟ اور department میں اگر آج تک ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا ہے تو department نے اِس پر انکوائری کیوں نہیں کی؟ اور اُن افیسران کے خلاف انکوائری کیوں نہیں کی کہ ابھی دو سال گزر گئے اور مَیں نے direct ٹھیکیدار سے رابطہ کرنے کی کوشش کی اُس نے فون اُٹھانے کی زحمت نہیں کی۔ میں نے XEN کو بھی بتایا میں نے Chief کو بھی بتایا سیکرٹری کو بھی بتایا ابھی مَیں فلور پر بھی منسٹر صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب خُدارا یہ دیکھ لیں کوئی 32 کروڑ روپے کے صرف خضدار ڈسٹرکٹ کے ہیں، جو 32 کروڑ روپے اُس کو advance payment کر کے اُس کو دے دیئے ہیں۔ تو یہ پیسے کا کوئی اَتا پتہ ہو کدھر گئے کدھر نہیں گئے تو مہربانی کر کے منسٹر صاحب اِس پر، جناب اسپیکر صاحب! آپ اِس پر ruling دے دیں کہ یہ پیسے کہاں گئے؟ باقی میرے خیال میں باقی بلوچستان کے ساتھ بھی یہی ہے کوئی چھپ ہے کوئی بولتا ہے کوئی نہیں بولتا ہے تو ہمارے خاص کر خضدار میں جو آج مَیں نے record نکالا اُس میں کوئی 96 bore اِس طرح ہیں کہ جن کا کوئی accessories جن کے solar panel وہ پتہ نہیں department نے کیا طریقہ کار بنایا تھا کہ ایک ہی بندے کو یہ سارا سب کچھ دے دیا تھا

کیا چکر ہے کیا نہیں ہے۔تو اِس پر منسٹر صاحب ذرا ہمیں بتا دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی حاجی۔

جناب لالا رشید(مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): واقعی جو یونس صاحب! یہ کہہ رہے ہیں تو کافی یہ مسئلہ ہے ہر ڈسٹرکٹ میں ہے یہ مجھ سے پہلے کی بات ہے 2021-22ء کا اِس کے لئے ہم ابھی انکوائری رکھ رہے ہیں اپنی ڈیپارٹمنٹ کے اوپر اور وہ ٹھیکیدار جس میں پائپ اور سولر ہیں دونوں کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں چار پانچ ڈسٹرکٹس سے شکایتیں آئیں ہیں اِس کے اوپر ہم کارروائی کریں گے اِنشاءاللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی ثناء بلوچ صاحب۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جناب اسپیکر صاحب! کل یا پرسوں شاید پاکستان کا وفاقی بجٹ جو ہے وہ پیش ہونے جا رہا ہے۔شومئی قسمت کہ بہت مشکل حالات میں یہ جو political transition ہوئی ہے سیاسی تبدیلی مرکزی سطح پر آئی۔ایک قانونی اور آئینی تقاضا ہے جس کو Article 160 کہتے ہیں constitution کا 160، جس کے تحت مالیاتی تقسیم جو ہے صوبوں میں، National Finance Commission Award جس کو کہا جاتا ہے وہ تقریباً ابھی گزشتہ 10 سے 12 سال ہو گئے ہیں نہیں آیا ہے اور اِس کا براہِ راست جو نقصان ہوتا ہے وہ ہم جیسے غریب صوبوں کو ہوتا ہے۔ کیونکہ قانون، آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد National Finance Commission Award میں یہ دیا گیا ہے کہ جو بھی اگلا ایوارڈ آئیگا اُس میں بلوچستان کا حصہ کم نہیں ہوگا بلکہ اُس میں بلوچستان کا حصہ زیادہ ہوگا۔اور اُس میں ہمیں protections دی گئی ہیں۔لیکن بدقسمتی سے نیشنل فنانس کمیشن نہیں آیا لیکن جس طرح کے حالات اس وقت ملک میں چل رہے ہیں معاشی عدم استحکام ہے، مہنگائی بڑھ گئی ہے، پیٹرول کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں، افراطِ زر بڑھ گیا ہے، اخراجات، ادویات کی قیمتیں، خورد و نوش کی قیمتیں کی جو اشیاء ہیں اُن کی قیمتیں، یہ ساری بڑھتی جا رہی ہیں اور ایک اس طرح کی کیفیت معاشرے میں آپ دیکھ رہے ہیں جرائم میں بھی اضافہ ہوا ہے، جناب والا ہمارا بجٹ میرے خیال میں شاید وفاقی بجٹ کے بعد 5 سے 10 دن میں ہمارا بجٹ بھی آنے والا ہے۔مجھے یاد ہے جب ہم پہلی اسمبلی میں پہلے بجٹ کے دوران یہاں پر ہم نے تقریر کی جب یہاں پر وزیر اعلیٰ بیٹھے ہوئے تھے۔تو ہم نے اُن کو کہا تھا کہ پوری دنیا نے اپنے وسائل کی تقسیم جو صوبے میں وسائل کی تقسیم ہوتی ہے اُس کا بہت ہی ایک سنجیدہ بہت ہی قابلِ عمل فارمولا بنایا ہے لیکن بلوچستان ابھی تک قابلِ عمل فارمولے سے محروم ہے۔سیکرٹریٹ میں ہماری ساری فائلیں dump ہوتی ہیں۔اور ہمارا جو بجٹ بنتا ہے

اُس میں جو بھی طاقتور ہے وہ بڑا حصہ جو ہے اپنے لئے لے جاتا ہے اور کمزور ضلع اور کمزور علاقے رہ جاتے ہیں تین سال تک ہمارے ساتھ یہی ہوتا رہا۔خاران جیسے علاقہ جو ایک سڑک جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، ریاست پاکستان کے سب سے بڑے ریاستوں میں سے ایک جو پاکستان میں شامل ہوئے بعد میں اُس کے باوجود سڑک سے محروم، بجلی سے محروم، پانی سے محروم ہماری خواہش تھی کہ شاید اُس حکومت نے ہماری بات سنی ہوگی، سنتے تو شاید بہتری آتی لیکن بدقسمتی سے اُنہوں نے نہیں سنا۔جناب والا! اس وقت بلوچستان کی صورتحال ہے مجھے نہیں لگتا ہے، دیکھیں یہ اپنے عوام کے لئے میرے خیال میں شاید ہی ضروری ہے کہ جو پاکستان کے معاشی حالات ہیں مجھے نہیں لگتا ہے جو آنے والا وفاقی بجٹ ہے اُس میں بلوچستان کے لئے کوئی بہت بڑی خوشخبری ہو۔بلوچستان پہلے بھی محروم رہا ہے، امکان یہی ہے کہ بلوچستان آنے والے بجٹ میں بھی محروم رہے گا۔اور بلوچستان کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی۔نہ بلوچستان کے حوالے سے کوئی اسلام آباد میں کوئی بہت بڑی consultation ہوئی کہ جی سی پیک سے محروم ہوا۔پاکستان کے ترقیاتی عمل سے محروم ہوا بلوچستان میں بہت بڑی insurgency، امن امان کی صورتحال جو ہے گزشتہ بیس سال سے جاری ہے۔بیروزگاری بڑھ گئی ہے، سرحدات بند کردیئے گئے ہیں، افراتفری جیسی صورتحال ہے لہٰذا بلوچستان کو special incentive اس پہ کوئی اسپیشل سیمینار کریں کوئی اسپیشل ڈویلپمنٹ جو ہے priorities یا gap جو ہیں وہ طے کریں۔بدقسمتی سے یہ نہیں ہے۔اب جو بجٹ آئیگا اس میں بلوچستان میں شاید کچھ چھوٹی موٹی اسکیمیں ہوں، لیکن اس سے صوبے کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔این ایف سی ایوارڈ نہیں آیا۔سردار صاحب ہمارے ذمہ دار اور سارے سینئر منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔جو آنے والا بجٹ ہے اُس کے حوالے سے بھی جو میرے سارے منسٹرز دوست بیٹھے ہوئے ہیں، مَیں نے کہا پوری دنیا، پاکستان میں، بلوچستان جو ہے اس وقت ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس یعنی انسانی ترقی کی شرح میں بلوچستان کا مقابلہ صرف ویسٹ افریقہ، مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا ملک ہے ''سریلیون'' جس کی آبادی چالیس سے پچاس لاکھ ہے، جس کا تقریباً تین سے ساڑھے تین لاکھ مربع اسکوائر کلومیٹر رقبہ ہے، صرف بلوچستان غربت میں ''سریلیون'' کا مقابلہ کرسکتا ہے، صومالیہ بھی ہم سے آگے نکل گیا ہے اور ہم ہر گزرتے دن کے ساتھ پیچھے جارہے ہیں بلوچستان کا یوتھ ڈویلپمنٹ انڈیکس یعنی جونوجوانوں کی ترقی کی شرح بچوں کی ترقی کی شرح عورتوں کا، آپ نے سردار صاحب کے الفاظ سنے، سالانہ بلوچستان میں بارہ ہزار عورتیں مائیں بچے جنم دیتے وقت جو ہیں وہ اموات کا شکار ہوتی ہیں یہ دل کے امراض کو تو چھوڑیں یعنی بارہ ہزار عورتیں، بلوچستان میں اس وقت چودہ ہزار رجسٹرڈ ملازمین ادویات لینے کے لئے محروم ہیں انکو ہم کوئی سوشل پروٹیکشن پروگرام نہیں دے

سکتے ہیں۔ بلوچستان میں اس وقت لاکھوں کی تعداد میں جو ہیں ہر ضلع میں لوگ پینے کے پانی سے محروم ہیں خاران سمیت میرے خیال میں خضدار کی بھی بات ہوئی ہر جگہ پر یہ مسائل چل رہے ہیں ہم نے اُس وقت بھی یہ بات کی تھی کہ جو ڈیپارٹمنٹس ہیں یہ صرف مشورہ اپنے دوستوں کے لئے ہے کہ اگر اُنہوں نے کیا نہیں ہے یہ exercise جنگی بنیادوں پر کریں۔

جناب قائمقام اسپیکر: ثناءاللہ صاحب آپ لوگ وفاق میں گورنمنٹ میں ہیں اگر یہ باتیں آپ وفاق میں کرلیں تو اچھا ہوگا۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: sir میں آ رہا ہوں sir مَیں مختصر کرکے۔ وفاق سے ہمیں بیشک سو روپے ملیں جناب والا ہم نے بلوچستان کی ترقیاتی عمل کی خشت اس کی بنیاد صحیح کرنی ہوگی یہ ہمارا شاید آخری بجٹ ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ہم بلوچستان کو ایک اچھی بنیاد فراہم کرنے میں ناکام ہوئے ہیں آنے والے بجٹ میں ابھی ایک بھی ایسا کانفرنس یا سیمینار نہیں ہوا مارچ کے مہینے میں یہاں پر دو دن کا پری بجٹ ڈسکشن ہوا جو mandatory تھا جو پچھلی حکومتوں نے نہیں کروایا۔ اُن کے ہم مشکور ہیں۔ لیکن اُس وقت کیونکہ پاکستان میں ملکی سطح پر عدم اعتماد کیا تحریک وفاق میں چل رہی تھی تو ہمارا وہ سیشن جو ہے وہ اِتنا کارآمد ثابت نہیں ہوا میری گزارش یہ ہے کہ جناب والا تمام اضلاع میں تمام departments کے جو funds ہیں، چاہے وہ PHE ہے، چاہے وہ C&W ہے، چاہے وہ urban planning ہے، چاہے وہ health ہے، چاہے وہ education ہے۔ کوئی بھی محکمہ ہے جناب والا! آپ نے بیٹھ کر departmental جو schemes ہیں اُس میں آپ نے اِن اضلاع کی ترجیحات کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ MPA کا فنڈ جناب والا یا MPA کی تجویز پر ویسے تو یہ جائز نہیں ہے MPA کی تجویز پر جو ہے ڈالی گئیں اسکیمیں وہ اُونٹ کے منہ پر زیرہ برابر بھی نہیں ہے۔ تو کیسے ہمارے اضلاع یا ہمارے علاقے ترقی کر پائیں گے؟۔ جناب والا صحت کے حوالے سے اُنہوں نے بات کی میں سردار صاحب کی بات کو second کرتا ہوں میں اس کی تائید کرتا ہوں صحت کا شعبہ جناب والا ہمارے یہاں قصائیوں کا شعبہ بن گیا ہے ہمارے علاقوں سے غریب آتے ہیں کسی بھی hospital میں اُنہوں نے شہر کے درمیان میں بغیر کسی NOC کے بغیر کسی rules and regulations کے، قواعد و ضوابط کو پورا کیے بغیر اُنہوں نے کھڑے کر دیے ہیں جو غریب جاتا ہے اتنی بوری بھر کے ادویات پہلے اُس کے چادر میں اُسکی جولی میں اور اُس کی پگڑی میں باندھ کر دے دیئے جاتے ہیں۔ اُس کے بعد اتنی لمبی ٹیسٹ کی فہرست ہوتی ہے اُس کے بعد جناب والا بہانہ یہ ہے کہ یہ لیزر کی مشین میرے پاس ہے کسی اور جگہ نہیں ہے تم نے

یہ علاج مجھ سے کروانا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ بدقسمتی ہے سردار صاحب اگر یہ بات آپ تسلیم بھی کرلیں جب یہ حکومت آئی تھی ہم یہ سمجھے تھے کہ جو گزشتہ ministries جب جام کمال کی زیرِ صدارت تھیں، شاید کوئی ترجیح نہیں ہے، توجہ نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیے تھا جو بالخصوص صحت اور تعلیم کا شعبہ ہے اِن شعبوں میں، PHE کا شعبہ ہے یا دوسرے آپ کی communication کا شعبہ ہے۔ ترجیحی بنیادوں پر جناب والا! بلوچستان کی ضروریات کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا۔ میں ابھی آپ کو بتاؤں کہ بلوچستان کا جو GDP ہے، provincial، باقی تمام صوبے اپنی آبادی کے برابر GDP میں حصہ ڈالتے ہیں، بلوچستان واحد وہ صوبہ ہے جو اپنی GDP یعنی ترقی کی شرح بلوچستان کی وہ ہے، وہ جناب والا ایک سے ڈیڑھ فیصد پر رہ گئی ہے۔ اور ابھی شاید آنے والے دنوں میں مائنس پر چلا جائے۔ تعلیم کے شعبے میں ہم نے بارہا بات کی۔ کل میرے خیال میں واشک میں مجھے افسوس ہوا۔ اور میں حلفیہ کہتا ہوں لوگ ہمیں یہ سمجھتے ہیں کہ جناب والا یہ ایک friendly apposition ہے۔ تمام مسائل کی نشاندہی بارہا کرنے کی باوجود وہاں پر بچوں نے ہڑتال کیا ہے کہ جناب والا ہمارے پاس اساتذہ نہیں ہیں، shelterless school ہیں۔ ابھی تک جو جس طرح کی سست رَوِی کا شکار ہماری یہ حکومت بھی رہی ہے، اس کے نتائج بھی اچھے نہیں نکلیں گے۔ لوگ مایوس ہونگے۔ لوگ بلوچستان میں اضطراب، مایوسی، محرومی اور تشدد کی طرف کیوں جارہے ہیں۔ اس لیے کہ delivery کا جو عمل ہے service delivery کا جو عمل ہے وہ بھی رُک گیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کون سا hospital کوئٹہ میں سیل ہوا ہے کہ اُس نے کسی مریض کو غلط ادویات دیئے ہیں۔ سردار کھیتران صاحب! آپ مجھے بتائیں گے کہ جہاں پر آپ کی بھتیجی یا آپ کے گھر والے ابھی جو وہاں جاکے اُن کی فوتگی ہوئی، وہ شہید ہوئی، آپ مجھے بتائیں کہ کیا اُس ہسپتال کو آپ بند کرواسکیں گے؟۔ یہاں پر جناب والا بلوچستان میں جو گورننس کا سسٹم ہے، کوئی بھی منسٹر ہے، مجھے خوشی کی بات ہے کہ PHE میں کوئٹہ کے 157 کے قریب آپ نے جو water supply schemes ہیں، وہ آپ نے واسا کے حوالے کیے، حالانکہ کوئٹہ میں community کے لوگ پانی کی اسکیموں کے پیسے بھی دے سکتے تھے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا قصور کیا ہے خاران نے۔ جہاں پر 28 community کی اسکیمیں ہیں، وہ آپ PHE کے حوالے نہیں کرتے کہ جی اُن کے پیسے لوگ خود اپنے سے دے دیں۔ جہاں اتنی مہنگائی بڑھ گئی ہو، جہاں اتنی بیروزگاری بڑھ گئی ہو، جہاں اتنی بدحالی بڑھ گئی ہو، میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی آپ کوئی پالیسی بناتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ جناب والا! uniform policy یعنی ایک ایسی policy ہو اگر آپ کوئٹہ کے اندر تمام water supply schemes کو واسا اور PHE

کے under دے رہے ہیں تو اسی طرح تمام اضلاع میں، میں صرف خاران کی بات نہیں کرتا، تمام اضلاع میں community water supply schemes کو آپ PHE کی under دے دیں تاکہ اُن کی billing,repair اور maintenance کا کام، ہم لوگوں کو پینے کا صاف پانی تو دے دیں۔ ہم اُن کو پیٹرول نہیں دے سکتے، شربت نہیں دے سکتے، ادویات نہیں دے سکتے، روزگار نہیں دے سکتے، پینے کا صاف پانی تو فراہم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم کے شعبہ میں جناب والا میں آپ کو بتاؤں ایک مختصر اس لیے ضروری ہے کہ بجٹ آنے والا ہے، نصیب اللہ جان اِدھر نہیں ہیں چلے گئے آپ مجھے بتائیں اس وقت بلوچستان کوئی ایک ہنر مند بچہ بھی پیدا نہیں کر پا رہا ہے جو تعلیم کا ہمارا نظام ہے وہ ایک اچھا سا کلرک پیدا نہیں کر پا رہا ہے جو صرف چار سے پانچ پیراگرف اُردو یا انگریزی میں لکھ سکے۔ ایسا نظام تعلیم بلوچستان میں جنگجو پیدا کرے گا۔ آپ کے لیے ہنر مند، سنجیدہ، تعلیم یافتہ پیداواری صلاحیتیں رکھنے والا نوجوان پیدا نہیں کر سکتا۔ تو اس پر سردار صاحب میری آپ سے گزارش ہے کہ prebudget discussion آپ نے جو پیسے مختص کیے ہیں مختلف محکموں میں اُس کو خدا کے لیے جو حرکت اس سے پہلے کی حکومت نے کی جہاں بجٹ کے دن یہاں پر میدان جنگ بن گیا تھا، کربلا کا میدان بن گیا تھا۔ بجٹ سے ایک دن پہلے prebudget تمام departments کو ensure کریں کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر تمام اضلاع میں آبادی کی بنیاد پر departmental funds کی تقسیم کو ensure کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک department کے funds، اگر ایسا ہوا یہ میرا وعدہ ہے کہ اگر ہمیں PSDP میں پتہ چل گیا کہ departmental schemes وزراء نے صرف اور صرف اپنے اضلاع میں اُن کی اسکیمیں لے گئے ہیں اور باقی اضلاع محروم ہوئے ہیں تو وہی والی صورتحال یہاں پر دوبارہ بھی ہوگی۔ ہم کسی کو معاف نہیں کریں گے کیوں کہ چاہے وسائل کی تقسیم ہو وہ چالیس ارب ہیں یا پچاس ارب ہیں جو بھی ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے ملتے ہیں لیکن اس کو ensure کیا جانا چاہیے communication میں، PHE میں، health میں، education میں اور بالخصوص education کے حوالے سے ایک ایسی PSDP ہم دیں جس میں کم سے کم اپنے آنے والے بچوں کو۔ میں نے جناب والا آپ کو یاد ہوگا یہ دو، تین قراردادیں منظور کروائی تھیں بہت اہم باقی تو اٹھارہ، بیس قراردادیں آئی تھیں۔ ایک قرارداد تھی کہ جناب والا بلوچستان کے معذوروں کو جو ایک social support program system ملے گا۔ پانچ سے دس ہزار مہینے کا اُن کو دے دیں خداوند تبارک وتعالیٰ ہم سے ناراض ہو چکا ہے ہم ایک معذور کو جو اپنے گھر میں پڑا ہے ادویات لینے کے لیے اُس کے پاس پیسے نہیں ہیں ہم نے اُس کو غریب ماں

باپ کے پاس پھینک کے رکھ دے دیا ہے لوگوں نے زنجیروں سے باندھ دیئے ہیں اپنے معذوروں کو۔ہم نے آپ کو کہا تھا کہ اس بجٹ میں آپ رکھیں۔تین بجٹ گزر گئے معذوروں کے لیے آپ نے پیسے نہیں رکھے۔آپ کو یہ رکھنا ہوگا social support system کے تحت نہیں ہے تو ''بس پروگرام'' کے تحت specially ایک یونٹ بنائیں اور اُس کو ensure کرائیں۔دوسری بات جناب والا آپ کو یاد ہوگا تعلیم کے حوالے سے میں نے کہا تھا کہ بلوچستان میں جتنے بھی یونین کونسل ہیں، بنیاد بنائیں، ہر یونین کونسل میں ایک ماڈل اسکول ایک ایسا اسکول جس میں پرائمری سے لے کر آپ بارھویں کلاس تک یا intermediate تک اُس کو polytechnic college declare کریں، بچے کو کلاس اول سے سکھائیں کے ہنر مندی کیا ہے صرف تعلیم ''اب پ ت ث'' سکھانا ضروری نہیں ہے جناب والا لوگوں کو کیل، ہتھوڑی، پیچکش، پلاس، سولر، فون ٹیکنالوجی، digital economy کی طرف digitalization کی طرف لے جانے کے لیے آپ نے بچے کا ذہن شروع سے تیار کرنا ہے۔اگر پورے بلوچستان میں وسائل نہیں ہیں سردار صاحب! یہ idea آپ نصیب اللہ صاحب کو دیں۔یہ میری قرارداد ہے کہ بلوچستان کے ہر یونین کونسل میں یہ میرے منشور میں تھا میں نے خاران کے لیے ڈالا تھا۔بدقسمتی سے پورا نہیں ہوا ہمارے چار پانچ سال اسی طرح گزر گئے۔ آپ اس کو پورے بلوچستان میں ہر یونین کونسل میں ایک ایسا ماڈل اسکول بنائیں جو باقی اسکولوں کے لیے مثال بن سکے۔ اور جناب والا! اسی طرح صحت کے 160 کے قریب BHUs، سردار صاحب! جس طرح آپ کی بھتیجی، ہماری ساری بہنیں، ہم سب کے علاقے کے جو لوگ ہیں ووٹرز ہیں ہماری بہنیں ہیں ہماری مائیں ہیں۔ 160 BHU's کے فنڈ جناب والا ایک سال سے پڑے ہوئے ہیں آپ کے finance میں release نہیں ہو رہے ہیں اسی لیے وہ BHUs کھل نہیں پائے ہر district میں 8 سے 10 BHUs بننے تھے۔ 33 اضلاع ہیں 8 سے 10 BHUs کے file پچاس سے ساٹھ کروڑ روپے کی جو لوگوں کی زندگی سے متعلق ہے وہ آج تک جناب والا ایک سال تک وہ مختلف ٹیبلوں اور ڈسٹ بینوں کی نذر ہوتا گیا آج تک جناب والا وہ منظور نہیں ہوا ہے۔کیسے ہم اپنے لوگوں کو فائدہ دے سکتے ہیں۔اسی طرح جناب والا میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ رولنگ دیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: sir آپ رولنگ دیں گے کہ جو معذوروں کے متعلق قرارداد منظور ہوئی تھی۔جو ہر یونین کونسل میں polytechnic college اور جناب والا اس کے پورے اسکیم کا خرچہ تین ارب سے

زیادہ نہیں ہے polytechnic کا۔ ہر اسکول کو صرف آپ نے اُس میں new school نہیں بنانی ہے ایک اور بلڈنگ بنانی ہے تین سے چار ہنرمند ٹیچرز وہاں پر تعینات کرنے ہیں اور آپ ایک نیا curriculum develop کرینگے صرف اُس میں تین سے چار کروڑ روپے ایک یونین کونسل کے اُوپر خرچہ ہے یہ پورا چار سے پانچ ارب روپے کا ایک پروجیکٹ بلوچستان میں انقلاب لاسکتا ہے۔ بجائے کہ ہم اربوں روپے اسی طرح ضائع کرتے ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر آپ سے اُمید ہے کہ معذوروں سے متعلق ہر یونین کونسل میں polytechnic سے متعلق special ruling دینگے کہ حکومت یہ اسکیمیں جو ہیں آنے والے بجٹ کا حصہ بنائے۔شکریہ جناب والا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ٹائیٹس صاحب!

جناب ٹائیٹس جانسن: شکریہ سر اسپیکر صاحب! PHE کے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔20-2019 کے بجٹ میں ،مَیں نے کچھ ٹیوب ویل منظور کرائے تھے جو کرسچئن ٹاؤن ،سمنگلی روڈ پر تھے۔ اُسے دوسری جگہ لگا دیئے گئے ہیں اور وہاں ٹیوب ویل بور ہو چکا ہے پانی آ گیا ہے۔ پہلے department نے کہا کہ ہم آپ کو یہاں supply کردیں گے lines ۔وہ بھی اُسی طرح پڑا ہے تین سال ہو گئے ہیں۔ ہزارہ ٹاؤن میں، کلی خیزی میں اور کلی کوتوال میں اور عیسیٰ نگری میں۔ یہ ٹیوب ویلز کہاں گئے، تعمیر نو جو اسکول ہے، Kidney Center کے سامنے جو کالج ہے وہاں ایک shift کردیا گیا ہے۔ مجھے علم نہیں ہے کہ کیسے ہو رہا ہے۔اور سب سے بڑا مسئلہ بلڈنگ بنانی ہیں، روڈز بنانے ہیں تو سب سے اہم مسئلہ ہم سب کے لیے پانی ہے جو کہ بہت ضروری ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی کی اچھی چیز کو، کسی اچھے کام کو اپنایا جائے۔ کسی کے برے کاموں کو چھوڑ دیا جائے۔ سو سال پہلے یہاں انگریز آیا ادھر اسٹاف کالج کے پاس اُس میں جو پانی آتا تھا اوڑک سے، اُسے صاف کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے تالاب بنائے اُسے صاف کرنے کے لیے پانی کو supply کیا جاتا تھا۔کوئی jaundice نہیں ہوتا تھا کسی بچے کو کسی بڑے کو کسی بزرگ کو۔ ایک دفعہ ہم اپوزیشن والوں سے بھی کوئی پوچھ لیا کریں۔ کہ ہم لوگ یہاں جو بات کرتے رہتے ہیں، اُس پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ میری request ہے کہ ہمارا جو ٹیوب ویل ہے اُس پر، جو جتنے بھی ٹیوب ویلز ہیں اور یہ community کی جو کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں علاقوں میں، جب department ہے تو پھر یہ کمیٹیاں بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اور دوسری بات ہے سر مذہبی امور کے department میں پہلے دسمبر میں کرسمس کے مہینے میں جو ہماری قوم کے ساتھ کیا جارہا ہے اُس کی جو

ہماری خواتین معذوروں سے جس طریقے سے بے عزتی کی جارہی ہے۔تقریر سنیں ہم لوگ بھی دو دو گھنٹے تقریریں سنتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ۔

جناب ٹائیٹس جانسن: sir میں احتجاجاً وہاں بیٹھ کر کیوں اِس کرسی میں میری نہیں سنی جاتی۔ میں ادھر بیٹھ کر boycott نہیں کروں گا میں اُدھر اپنی خواتین کو جو بے عزت کیا جارہا ہے میں اُدھر بیٹھ کر اجلاس attend کروں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: منسٹر PHE صاحب! ٹائیٹس صاحب نے جو نشاندہی کرائی ہے kindly آپ جو ہیں سیکرٹری صاحب سے آپ اس حوالے سے بات کریں، اِن کے جو منظور اسکیمات ہیں ابھی تک جو ہے اُن پر کام کیوں نہیں ہوا۔ پھر آپ جو ہیں ٹائیٹس صاحب کو جو ہے status بتا دیں۔ آپ مہربانی کر کے منسٹر صاحب کو سارا detail دے دیں۔ وہ سیکرٹری صاحب کو جو ہے بھیج دیں گے اس کو۔۔۔(مداخلت)۔ کھیتران صاحب بھی آپ کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں۔ ٹائیٹس صاحب! آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں MPAs نے جو ہے وہ کر دیا ہے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت)۔ ہماری بھی بہنیں ہیں ہم سب کی بہنیں ہیں۔ آپ مجھے نشاندہی کر کے دے دیں۔۔۔(مداخلت۔ بغیر مائیک کے معزز رکن بولے)۔ مَیں اسمبلی میں بیٹھا رہتا ہوں آپ نے آج تک مجھے کوئی ایسا، آپ نے کبھی کوئی ایسی نشاندہی نہیں کرائی کہ اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا ہماری بہنوں کے ساتھ۔ جی آغا صاحب! بات کرلیں کافی دیر سے کھڑے ہیں اس کے بعد پھر آپ بات کریں۔ جی۔

سید عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بڑی نوازش مسٹر اسپیکر! مجھے Floor دینے کا۔ جناب اسپیکر! بلوچستان جہاں بہت حوالوں سے درد قلب کی فضاء میں سانس لے رہا ہے۔ وہاں شاہراؤں پر، روڈوں پر ہمیں ہر طرف موت رقص کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔کل لورالائی سے ژوب جانے والی ایک وین قلعہ سیف اللہ کے مقام پر ایک گہری کھائی میں گر کر جس تباہی کا شکار ہوئی اور اُس میں سوار تقریباً تمام کے تمام سواری حضرات وہ شہادت کے رُتبے پر فائز ہوگئے۔ یہ چیز اگر چہ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور جب موت کا فیصلہ ہو جائے اور موت کا وقت آجائے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے ٹال نہیں سکتی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آغا صاحب! اِس پر بات بھی ہوگئی، دعا بھی اُن کے حق میں پڑھی گئی جی۔

سید عزیز اللہ آغا: مَیں مختصراً جی آپ لوگوں نے دعا کرائی ہوگی ہمیں مختصراً عرض کرنا چاہوں گا۔ مسئلہ یہ ہے

جناب اسپیکر! کہ بلوچستان کی تمام شاہراہیں، بلوچستان کے تمام روڈز جس خستہ حالی کا شکار ہیں۔ بلوچستان کے تمام علاقے جس بدحالی کا شکار ہیں، بلوچستان میں اس وقت جو پسماندگی موجود ہے۔ اب مجھ سے پہلے برادر محترم ثناء بلوچ صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ وہ باتیں آپ کے سامنے رکھیں۔ لیکن میں بطور خاص اس بات کو واضح کرنا چاہوں گا کہ روڈوں پر آئے روز جو accidents ہورہے ہیں، جو حادثات رونما ہورہے ہیں اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان میں ہم روڈوں کا، ہم شاہراہوں کا وہ صحیح سلسلہ 75 سال گزرنے کے باوجود قائم نہیں کرسکے۔ ہمارے پورے بلوچستان میں آپ جس طرف بھی جائیں گے آپ کو شاہراہوں پر accidents ہی accidents نظر آئیں گے، آپ کو لاشیں ہی لاشیں نظر آئیں گی۔ اس لیے میں آپ کے good Chair کی توسط سے حکام بالا سے یہ گزارش کروں گا کہ بلوچستان میں جو روڈوں کی حالت زار ہے اُن پر توجہ دی جائے۔ روڈوں کی جو صورتحال ہے وہ ہماری اور احکام بالا کی توجہ چاہتے ہیں۔ اس لیے اگر ہمارے روڈز، ہماری شاہراہیں معیاری طور پر تعمیر نہیں ہوں گی اگر ہمارے روڈز اُس sketch کے مطابق، اُس ترتیب کے مطابق تعمیر نہیں ہوں گی جس کا تقاضہ ڈرائیونگ کے رولز اور اصول کرتے ہیں۔ تو شائد ہم پھر ہمیشہ لاشیں ہی اٹھاتے رہیں گے۔ پہلے تو کہا جاتا تھا کہ بدامنی کی وجہ سے لاشیں گررہی ہیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ بیروزگاری کی وجہ سے لاشیں گررہی ہیں۔ لیکن اس وقت میں یہ کہنا چاہوں گا کہ روڈوں کی خستہ حالی کی وجہ سے بھی ہم جنازے پر جنازے اٹھا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ آغا صاحب میرے خیال میں ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب اسپیکر! آپ کی good Chair کی طرف سے رولنگ اگر آجائے کہ آنے والے بجٹ میں اس طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ مَیں بطور خاص ہمارے سردار صاحب تشریف فرما ہیں وہ اگر اس سلسلے میں کوئی دلچسپی دکھائیں۔ اور اس سلسلے میں ہماری وہ راہنمائی کریں تو نوازش ہوگی اُن کی بہرحال جناب اسپیکر! یہ سلسلہ رُک جانا چاہیے ہم بہت جنازے اور بہت لاشیں اُٹھا چکے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ آغا صاحب! ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔ روڈز کے ساتھ ساتھ اگر ڈرائیور حضرات بھی آنکھیں کھول کر حوصلے سے چلیں تو میرے خیال سے یہ اِتنے زیادہ نقصانات نہیں ہوں گے روڈز کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی یہ سوچ کر چلنا چاہیئے جیسے حادثات ہو رہے ہیں بلوچستان میں میرے خیال سے روڈز کے ساتھ ساتھ ہم ڈرائیور حضرات کا بھی اس میں کافی رول ہے۔قرارداد تو منظور ہوئی ہے ہم لوگ اُس کو جو ہے صرف followup کریں گے سیکرٹری اسمبلی کو مَیں کہتا ہوں کہ اس کو followup کردیں۔آگے اُس پر implementation کرانا فیڈرل اور پراونشل گورنمنٹ کا کام ہے۔آغا صاحب میرے خیال سے ہو گیا ہے۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب اسپیکر توجہ ہونی چاہیئے سب کی اِس طرف۔اور سب کی توجہ ہونی چاہیئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: امید یہی ہے صوبائی گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ سے کہ آنے والے بجٹ میں جو ہے اس پر وہ کام کریں گے جہاں تک بات ہے ژوب، کچلاک روڈ پر پرسوں میں خود آیا کام شروع ہے تیزی سے۔تو اور بھی کراچی کا جو شاہراہ ہے اور ہمارے اس طرح کے روڈز ہیں انشاءاللہ اُن پر جلد سے جلد کام ہو گا شکریہ۔

سید عزیز اللہ آغا: زمین پر چیزیں نظر آنی چاہیں کاغذوں کی حد تک تو اب کاغذیں بھر چکی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں نہیں زمین پر، مسلم باغ سے کوئٹہ تک زمین پر روڈ کو کام ہوتے ہوئے دیکھا۔کوئی جو ہے خواب میں نہیں دیکھا ہے کہ بلڈوزرز جا رہے ہیں۔

سید عزیز اللہ آغا: بڑی خوشی کی بات ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زابد ریکی صاحب مختصراً دو منٹ بات کریں۔

میر زابد علی ریکی: مجھے پتہ ہے جناب اسپیکر صاحب یہ آپ کے الحمدللہ چار پانچ میرے سوالات ہیں جناب اسپیکر صاحب آپ رمضان سے پہلے آپ کو خود پتہ ہے مَیں نے جو بلوچستان میں مختلف بارڈروں پر زیرو پوائنٹس کھلے ہیں اِس طرف افغانستان ہے اُس طرف ایران ہے۔ جناب اسپیکر صاحب مَیں نے ماشکیل زیرو پوائنٹ کا ذکر آپ کو کیا تھا اسی اسمبلی فورم پر۔ باقاعدہ اُس کے بعد کمیٹی بھی اسی اسمبلی میں، کچھ ایم پی ایز تھے، چیمبر آف کامرس کے بھی بندے تھے، چیف کلکٹر کسٹمز بلوچستان کے جناب صادق صاحب وہ بھی اس کمیٹی میں

تھے اچھا کمیٹی کا با قاعدہ اسی اسمبلی میں جناب اسپیکر صاحب یہی ہوا کہ آپ لوگ جا کے ماشکیل میں وِزِٹ کریں کہ وہاں پر زیرو پوائنٹ کے بند ہونیکی وجہ کیا ہے بند ہونے کا تفتان کھلا ہوا ہے پنجگور ہے باقی بارڈرز بھی کھلے ہیں زیرو پوائنٹ ایسا ادارہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ ہمارے تاجر وغیرہ چیک بھی دینے کے لئے تیار ہیں ہمارا مقصد یہی ہے کہ یہ زیرو پوائنٹ کھلیں ہم گورنمنٹ کو ٹیکس دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔تو جناب اسپیکر صاحب یہاں پر جب کمیٹی بن گئی، تو مَیں تھا چیمبر آف کامرس کے کچھ بندے تھے ہمارے بابو رحیم یہاں پر نہیں ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور ثناء تو گئے تھے اسلام آباد۔مَیں گیا ماشکیل تو دو دن تین دن وہاں پر انتظار کر کے اچھا ہمارے جو تاجر وغیرہ تھے با قاعدہ کلکٹر سے ملے تھے کہ بھئی ہمارے معزز ایم پی ایز، چیمبر آف کامرس کے بندے ماشکیل میں بیٹھے ہیں خدارا آپ مہربانی کریں یا آپ خود جائیں یا اپنے کسی انسپکٹر کو بھیجیں۔ تو اُس نے کہا تھا کہ ٹھیک ہے مَیں دو تین دن وہاں پر ماشکیل میں بندوں کے ساتھ بیٹھا انتظار کر کے کوئی نہیں آیا جناب اسپیکر صاحب ابھی مہربانی کر کے جناب اسپیکر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے آپ کسٹم کلکٹر ہیں آپ اُس کو بلا دیں تاجر والے بھی آئیں گے مَیں بھی آؤں گا۔اُن لوگوں کے جو مسئلے ہیں ماشکیل کے بجلی کے جو مسئلے ہیں اُونٹ کے مسئلے ہیں مَیں حل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ باقی جو ذمہ داری کسٹم کی ہے بالکل وہ ذمہ داری اُسی کی ہوگی۔تو جناب مہربانی آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ کسٹم کلکٹر کو کل صبح بلا دیں اُس میں بیٹھیں گے یہ معاملہ حل کریں گے یہ خدانخواستہ جناب اسپیکر صاحب ہم illegal کام نہیں چاہتے ہیں legal کام ہمارے کریں۔legal کام ہمارے ساتھ کریں جیسے کہ تفتان میں کر رہے ہیں جیسے وہاں پنجگور یا تربت میں، legal کام کرنے سے تاجر بھی راضی ہیں گورنمنٹ کا بھی فائدہ ہوگا جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے ریکی صاحب۔ریکی صاحب اس پر آپ تشریف رکھیں آپ کی بات مَیں سمجھ گیا ہوں تو اِس پر کسٹم کلکٹر صاحب کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے ساتھ میں چیمبر آف کامرس کے جو ہیڈ ہیں اُن کو بھی اسمبلی بلا لیں۔

وقفہ سوالات

جناب قائمقام اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 457 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 457۔منسٹر یہاں پر ایکسائز کا۔جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی کھیتران صاحب۔ کس چیز کا پوائنٹ تھا۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: مختلف points اُنہوں نے raise کیئے یہ آپ کا تھا یہ ایجوکیشن کا تھا۔ یہ

پولی ٹیکنیک کا تھا۔اور پری بجٹ بریفنگ تھی۔ آپ کا روڈا یکسیڈنٹ۔hardly میں دومنٹ لوں گا اِن پر وضاحت کرنے کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: دومنٹ ۔یہ وقفہ سوالات میرے خیال سے ایکسائز کے منسٹر بھی نہیں آئے ہیں اور محکمہ لائیواسٹاک کے بھی نہیں آئے ہیں۔جوابات تو آپ لوگوں کو موصول ہو چکے ہوں گے اِن کے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب یہ آپ دیکھ لیں یہ 2021ء کے سوالات ہیں۔ لائیواسٹاک کا بھی دیکھیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کو جواب ملا ہوا ہے۔

میر زابد علی ریکی: جواب سے مَیں مطمئن نہیں ہوں۔مَیں نے کہا چار باتیں کروں گا منسٹر آجائیں مجھے بتادیں۔یہ دیکھیں لائیواسٹاک کا بھی دیکھ لیں۔لائیواسٹاک کے میرے سوالات ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کس محکمہ سے مطمئن ہیں بلوچستان میں۔

میر زابد علی ریکی: کسی محکمہ سے مطمئن نہیں ہوں۔جناب اسپیکر صاحب کسی محکمہ سے مطمئن نہیں ہوں سردار صاحب بیٹھے ہیں ابھی دیکھ لیں بجٹ آرہا ہے۔بلوچستان میں واشک کو یہ نظرانداز کریں گے۔کیا کہتے ہیں یہ ہاں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے منسٹر صاحبان نہیں ہیں۔تو جتنے بھی سوالات ہیں اِن کو ڈیفر کیا جاتا ہے اگلے اجلاس کے لئے۔

میر زابد علی ریکی: نہیں یہ کیوں نہیں آتے ہیں جناب اسپیکر صاحب آپ ان کو سختی سے بولیں اور ان کو نکال لیں۔ان کو منسٹری سے نکال دیں جو نہیں آتے ہیں آپ کو اختیار ہے نکال دیں پرواہ نہیں کریں مَیں آپ کے ساتھ ہوں نکالیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب point to point چار پانچ points پر۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: point to point میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: گھما پھرا کر نہیں کرنا۔بس points to point پر چار باتیں آپ کر لیں زیادہ لمبا نہیں کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: شکریہ جناب اسپیکر۔پہلی تجویز تو ثناء بلوچ صاحب کی ہے وہ کہتے ہیں کہ پری بجٹ ایک میٹنگ ہونی چاہئے تجاویز لینی چاہئے۔ میں اُسکی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ہماری گورنمنٹ انشاءاللہ،

سی ایم صاحب گئے ہوئے ہیں کل مشترکہ اجلاس ہے تو کل شام تک انشاء اللہ تشریف لے آئیں گے یا آج آئیں گے یا کل۔تو ہم ضرور بجٹ پیش کرنے سے پہلے انشاء اللہ کیونکہ یہ ایوان سب کا ہے ہر ایک کی نمائندگی ہے اس میں۔اب ہم اُس میں نہیں جائیں گے کہ کسی کے اوپر بکتر بند چڑھائیں یا گیٹ توڑیں ہم ان کو سینے سے لگا کر کے آگے بڑھیں گے۔دوسرا انہوں نے پولی ٹیکنیک، اسکولز کا ہر یونین کونسل کا کہا ہے تو اس سلسلے میں مَیں بھی اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں پری بجٹ جو ہماری میٹنگ ہوگی تو اس میں یہ تو possible نہیں ہے کہ مثال کے طور پر آپ کے یا میرے اُنیس یونین کونسل ہیں اُنیس بنیں۔ایک ایک دو دو phase-wise بنیں تو یہ بہت اچھی تجویز ہے اس کو ہم آگے بڑھائیں گے۔تیسرا بی ایس یوز کا انہوں نے ذکر کیا ہے مَیں، بدقسمتی دیکھ لیں کہ کل، ثناء صاحب تھوڑی سی آپ کی توجہ۔بی ایچ یوز کی ٹوٹل پچھلے ساڑھے تین سالوں میں تئیس بی ایچ یوز آئے اور اُس کی distribution اِتنی خوبصورت distribution تھی کہ ہم اُسکو appreciate کرتے میں کسی کو موردالزام نہیں ٹھہراؤں گا۔ تئیس بی ایچ یوز میں سے تیرہ بی ایچ یوز صرف لسبیلہ میں چلے گئے۔دس بی ایچ یوز باقی بتیس ڈسٹرکٹس میں۔لسبیلہ میں بھی وہاں کا جو سردار صالح بھوتانی ہیں اُن کو ایک بی ایچ یو بھی نہیں دیا گیا پتہ نہیں کس کس گاؤں میں تھے تو جب یہ حکومت گر گئی تو دوبارہ اس کی distribution ہوئی اب تیسرا ایک لیٹر آیا ہے پتہ نہیں اُدھر سے تو ہم نے کل منسٹر ہیلتھ سے ہماری میٹنگ ہوئی اور یہ ہم نے نئے سال میں ڈال دیا اور ہم یقین دلاتے ہیں ان کو کہ اگلے بجٹ میں منصفانہ تقسیم ہوگی بی ایچ یوز کی جو ہمارے پاس available ہیں یا مرکز سے ہمیں ملتے ہیں تئیس تو ہمارے پاس available ہیں نئے وہ انشاء اللہ ہم آپ کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کریں گے کہ یہ اُس طرف بیٹھے ہیں ہم اِس طرف بیٹھے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس ہوگیا میرے خیال سے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جی۔پانی کا ذکر کیا ہے ٹائیٹس صاحب نے پولی ٹیکنیک والا تو مَیں نے سپورٹ کر دیا آپ کی تجویز کو۔یہ جو انہوں نے کہا کہ پانی آتا تھا اُدھر سے ابھی دیکھیں پتہ نہیں شاید ہم لوگوں کے اعمال ہیں یا ہمارے گناہ اتنے بڑھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت روک دی۔بارشیں رک گئی ہیں جھیل خشک پڑی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہماری حکومت پرسوں ترسوں والی کیبنٹ میں، ایک تو 71 ٹیوب ویل جو کمیونٹی بیس پر چل رہے تھے کوئٹہ میں ہم نے اُن کو اصولی طور پر واسا کو ٹرانسفر کرنے کی منظوری دی ہے with a condition کہ اس کی ورکنگ ہو۔کہ اُن پر اخراجات۔۔۔۔

(خاموشی۔آذان)۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر صاحب! 171 کی وہ مَیں، اَب ہم چاہ رہے ہیں کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو through out Balochistan خاص کر کے کوئٹہ ہمارا صوبائی دارالحکومت ہے ان کو سولر پر شفٹ کریں لیکن ہماری میٹنگ بھی ہوئی وہ concerned جو ایم پی ایز ہیں وہاں زمین کا مسئلہ ہے کہ سولر سسٹم کیلئے کافی زمین چاہیے اور یہاں پر تو فٹ کے حساب سے زمین، بہر حال ہم اس کا بھی کوئی حل نکالنے کی کوشش کریں گے اور یہ ورکنگ میں ہیں۔ اسی طریقے سے تھرو آؤٹ بلوچستان ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو بھی کمیونٹی بیسڈ ہیں جیسے ثناء صاحب نے کہا ہم ان کو take over کر رہے ہیں آپ کا پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ take over کر رہا ہے phase-wise اور آپ کے ضلع میں بھی ہوا ہے میرے ضلع میں بھی تمام میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فیز وائز اس کو سولر پر شفٹ کریں اور اس کی ذمہ داری ہم قبول کریں۔ دو چیزیں ہمیں گورنمنٹ ملے ہوئے چار، پانچ مہینے ہوئے ہیں۔ اور جو بھی بجٹ بنا، یا جو بھی سلسلہ ہوا وہ پچھلی۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس سے پہلے ساڑھے تین سال۔۔۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: سر میں تھا اُس میں۔ جی سر مجھے چار سال ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ مَیں آبادی کم اور بڑھا رہا تھا، اُس وقت میری پوزیشن یہ تھی۔ تو ہم سب ساتھیوں کو ساتھ لیکر چلنے کا ہمارا day-1 سے ہمارے سی ایم صاحب کی ایک تقریر میں بھی انہوں نے کہا اور ہمارے یہ ہیں کہ ہم سب ساتھیوں کو ہر شخص یہاں پر بیٹھ کے نمائندگی کر رہا ہے، چاہیے وہ اقلیت ہے، کرسچن ہے، ہندو ہے یا ہمارے حلقوں سے اسپیشل سیٹوں پر آئے ہوئے ہیں یا منتخب نمائندے ہیں تو میں گزارش کرونگا کیونکہ کافی Study کرتے ہیں ثناء صاحب ہیں اسی طریقے سے اختر لانگو صاحب بیٹھے ہیں حمل بیٹھا ہوا ہے یونس بیٹھا ہوا ہے۔ تو ہماری جو پری بجٹ ہوگی اس میں تھوڑی سی ہمیں یہ سپورٹ کریں گے کہ کس کس خاص کر کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن بنیادی چیزیں ہیں اور اس کو ہم نے top priority پر رکھنا ہے۔ باقی ڈیپارٹمنٹ فنڈ کی جہاں تک بات ہے تو ثناء صاحب نے این ایف سی کا حوالہ دیا، ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے وہاں سے، جو آپ نے بھی کہا کہ وہ گورنمنٹ میں ہیں۔ محدود وسائل ہیں لیکن ہم اتنی یقین دہانی کراتے ہیں اپنے گورنمنٹ کی طرف سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے کہ انشاء اللہ وہ نہیں ہوگا کہ کہیں پر بارش برس رہی ہے اور کہیں پر خشک سالی ہے یہ نہیں ہوگا انشاء اللہ محدود وسائل میں ہوتے ہوئے ہر نمائندے کو ہم کوشش کریں گے کہ مطمئن کریں۔ آغا صاحب نے روڈوں کے ایکسیڈنٹ کی بات کی ہے۔ جس جگہ پر یہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے ہمارے سب کا علاقہ ہے، نئی تعمیر شدہ سڑکیں ہیں وہاں پر اور جیسے آپ

نے فرمایا اسپیکر صاحب کہ زمین پر آپ کو نظر آ یگا کہ کچلاک سے آ گے نکلتے ہیں لیکن اس میں تھوڑی سی رکاوٹ ہمیں پیدا ہورہی ہے تھوڑی سی رکاوٹ یہ پیدا ہورہی ہے کہ کسی کی ٹیوب ویل درمیان میں آ رہی ہے کسی کا گاؤں آ رہا ہے۔تو وہ بھی ہم ساتھ ساتھ ان کیساتھ یہ کر رہے ہیں لیکن جہاں پر ہمیں مل رہا ہے تو میرے خیال میں ہنگامی بنیادوں پر ہم خاص کر کے یہ کوئٹہ ژوب شاہراہ یہ آ گے جا کے پھر موٹروے کو لگے گی ،اسی طریقے سے آپ کے علاقے میں پنجاب، thanks بزدار صاحب نے ایک سڑک دی ہے جو کہ بالکل ہی ہمارا علاقے کا نقشہ تبدیل کر دیگی اس پر بہت تیزی سے کام ہو رہا ہے ۔ہم hardly آپ کے علاقے کے ہمارے علاقے کے دکی ، لورالائی یہ سب گھنٹوں میں ہم موٹروے پر چڑھ جائیں گے اور اسلام آباد ہمارے بالکل نزدیک آ جائیگا۔ تو اس میں بنیادی وجہ جو میں بیان کروں گا کہ روڈ ایکسیڈنٹ کیوں ہو رہے ہیں کہ یہ موبائل دشمن ہے ۔ایک سیکنڈ کیلئے آپ کی توجہ گئی اور موبائل آپ نے کان پر لگایا اور گاڑی گئی ۔ ڈرائیور حضرات ،تو میں موٹروے کے جتنا بھی اسٹاف ہے ان کو چاہیے گزارش کروں گا کہ اس چیز کو کنڈم کریں ، کوشش کریں سختی کریں کہ خاص کر کے ڈرائیور حضرات موبائل کے دوران ڈرائیونگ استعمال نہ کریں کیونکہ اکثر ایکسیڈنٹ اس کی وجہ سے ہوتی ہیں ، ابھی پچھلے دنوں میرے علاقے میں ایک بزرگ تھا وہ آ رہا تھا گاڑی میں ،ڈرائیور نے موبائل نکالا اُس نے کہا کہ بھئی یہ گاڑی نکلے ،کہتا ہے یہ ہمارا روٹین ہے اور hardly دو منٹ کے بعد گاڑی ان کی گری اور وہ بندہ شہید ہو گیا۔تو یہ اس کا بنیادی جو ہے یہ موبائل ،موبائل اس وقت ہے دنیا کی ایک اچھی سہولت ،لیکن ایک بربادی کی نشانی بن گئی ہے، خاندانوں کیلئے اور یہ ایکسیڈنٹس کیلئے خاندانوں کا میں اس پر ادھر ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: موبائل کے نقصانات اور فائدے پھر کسی اور دن کھیتر ان صاحب کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: فائدے سے زیادہ نقصانات ہو رہے ہیں تو یہ میں انشاءاللہ یہ ہماری اپوزیشن نہیں ہے فرینڈلی کہیں یا ہمارے ساتھی کہیں کرسیاں بھی ایک رنگ کی ہیں میزیں بھی ایک رنگ کی ہیں ،فرق صرف یہ ہے کہ کوئی left پر ہے تو کوئی right پر ہے،تو ہماری left,right ایک جسم کے بازو ہیں، ہمارے لئے کوئی نہ left ہے right ہے ہم سب ایک ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتر ان صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں ۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بناء آج

کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر اکبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی عبدالواحد صدیقی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب قادر علی نائل صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور 10 جون کی نشستوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مُکھی شام لعل صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی نے طبیعت ناسازی کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔وزیر برائے محکمہ مواصلات وہ تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کراتا ہوں۔مسئلہ یہ ہے کہ درگئی ،شبوزئی (N-70) سے براستہ مرغہ کبزئی،موسیٰ خیل تا تونسہ شریف(N-55) پر ترقیاتی کام اب تک کیوں مکمل نہیں ہوا ہے اور حالیہ دنوں P.D کو کیونکر تبدیل کیا گیا۔نیز نئے پروجیکٹ ڈائریکٹر نے آتے ہی گزشتہ 9 مئی کو ہونے والے Revised pc-1 کے تمام ٹینڈرز کو کن وجوہات کی بنا کینسل کئے ہیں،اس بابت مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر صاحب!ابھی مجھ سے پہلے آغا صاحب نے اورمَیں نے خود جو حادثہ پیش آیا تھا جس میں 20 سے زائد مسافر جاں بحق ہو گئے تھے۔پھر خود منسٹر صاحب نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ ہمارے جو روڈوں کی حالت ہے اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ گزشتہ دو سال کا اگر آپ ڈیٹا اٹھا کر کے دیکھیں اِن روڈ ایکسیڈنٹ میں کوئی 9 ہزار لوگ صرف ہمارے صوبے میں یہ شہید ہوئے۔1 کروڑ 23 لاکھ آبادی میں 9 ہزار لوگ اور پنجاب کے 10 کروڑ آبادی میں چار ہزار لوگ وہاں ایکسیڈنٹ سے جاں بحق ہوئے ہیں۔تو یہ جس روڈ کا مَیں نے آج یہاں توجہ دلاؤ نوٹس کا منسٹر صاحب کو دیا ہے یقیناً اس روڈ کی وجہ سے ہم بہت جلد آ جس طرح خود منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم بہت جلد موٹروے تک پہنچ پائیں گے۔یہ جناب اسپیکر!لورالائی، درگئی، شبوزئی سے ہوتے ہوئے یہ ڈسٹرکٹ ژوب کو ٹچ کرتا ہے کوئی پچاس کلومیٹر،اُس کے بعد یہ موسیٰ خیل ڈسٹرکٹ میں داخل ہو کر براستہ تونسہ اینڈ seventeen کو یہ ٹچ کریگا۔جناب اسپیکر پروجیکٹ شروع ہوا تھا 2017ء میں اور اس وقت فیڈرل پی ایس ڈی پی وفاقی حکومت میں اس کے شیئرز تھے ساٹھ فیصد، یہ 60% پرسنٹ وفاق نے دینے تھے اور چالیس پرسنٹ یہ ہمارے صوبے نے دینے تھے۔جناب اسپیکر اس پر ابھی یہ پانچ، چھ سال ہو گئے اِس پر کام رکا ہوا تھا اور جب ایک پروجیکٹ ڈائریکٹر صاحب آئے، رفیق بلوچ صاحب انہوں نے یقیناً انہوں نے اِس پر توجہ دی اور جن جن کنٹریکٹرز نے ایڈوانس پیمنٹس لی تھیں اُن کو شوکاز نوٹس جاری کئے کئی کو بلیک لسٹ کر دیا گیا اور انہوں نے سختی کی اور یقیناً اس کے بعد گذشتہ ایک سال میں وہاں پر اس پروجیکٹ ڈائریکٹر صاحب نے وہاں پر کام شروع کیا انہوں نے ریوائزڈ پی سی وَن، وہ پی سی وَن بنایا، اُس کا ٹینڈر رہونا تھا 09 مئی کو لیکن پتہ نہیں

کن وجوہات کی بناء پر اِس پی ڈی صاحب کوٹرانسفر کیا اوراب جناب اسپیکر ایک پھر یہ روڈ مشکل میں پڑ جائیگا۔ میرے پاس علاقے کے، لورالائی، ژوب، موسیٰ خیل کے یہاں ایک عوامی کمیٹی بنائی گئی ہے وہ میرے پاس آئے۔ یقیناً اس کا آپ کے حلقے سے یہ گزرتا ہوااور یہ پھر پنجاب جائیگا۔اب جناب اسپیکر اِس روڈ کو جس سے یقیناً اِس علاقے کا قسمت بدل جائیگا۔اورکوئٹہ سے تونسہ شریف، پھر پنجاب، زیادہ سے زیادہ سات یا چھ گھنٹے کا سفر ہم کوئٹہ سے لورالائی تین گھنٹے میں پہنچ پائیں گے۔اور لورالائی سے پھر تین ساڑھے تین گھنٹے ہم تونسہ شریف وہاں پہنچ پائیں گے۔ پنجاب حکومت نے اپنے حصے کا روڈ بنایا ہے اب ہمارا جو روڈ ہے پانچ سال سے یہ پڑا ہوا ہے۔ اوراب جب اس پر کام دوبارہ شروع ہوا ہے۔جب دوبارہ وہاں اثرات آگئے مختلف فیز پر کام شروع ہوا این ایل سی نے اپنا کام کیا باقی کچھ ایک دو کنٹریکٹر نے اپنے کام کیئے لیکن دو تین ایسے کنٹریکٹر تھے کہ انہوں نے کام نہیں کیا تھا ایڈوانس پیمنٹ لی تھی اور ان ایڈوانس پیمنٹ والوں کو پی ڈی صاحب اس کو ظاہر سی بات ہے انہوں نے شوکاز نوٹس جاری کیئے ان کو باقاعدہ بلیک لسٹ کرنے کی انہوں نے کوشش کی لیکن ان کو روکا گیا لہٰذا جناب اسپیکر میں آپ سے request کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑا دس ارب روپے کا یہ پروجیکٹ ہے یہ پروجیکٹ اتنا اہم پروجیکٹ ہے اس سے یقیناً اس تمام صوبے کی حالت بدل جائیگی، بہت نزدیک ترین راستہ ہے اور یہاں آبادی کا بھی، وہ لوگ یقیناً یہاں پر جو ہے ناں safe راستہ بھی میں آپ سے request کروں گا کہ آپ کم ازکم چیف سیکرٹری صاحب کوسیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو چیف انجینئر صاحب اور پی اینڈ ڈی کے کم ازکم جو چیف آف سیکشن ہوتے ہیں ان کو آپ اپنے چیمبر میں بلائے اس لئے کہ یہ وفاق کا ہے، یہ تھروپی اینڈ ڈی اس کا پی ڈی تبدیل ہونا چاہیے تھا کیونکہ یہ وفاقی بجٹ کا 60 فیصد وفاق دے رہی ہے تو بڑا اہم پروجیکٹ ہے میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ اس حوالے سے آپ کم ازکم ان بندوں کو آپ ان افیسران کو آپ بلالیں اورتا کہ چیمبر میں ہم اس مسئلے کو کمیٹی والوں کو بھی آپ بلالیں باقی ایم پی ایز کو بھی بلالیں تا کہ اس مسئلے کا حل نکال سکیں، thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔جی کھیتران صاحب۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق آپ نے سوال سن لیا ہوگا؟۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جی سن لیا سب،مَیں اس کی تھوڑی سی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِتنا میں بھی add کرتا چلوں کہ یہ جو .P.D ٹرانسفر ہوا ہے یقیناً اس نے ایک نے ایک dead scheme کو جو ہے زندہ کیا کافی میرے حلقے سے گزرتا ہے یہ اسکیم۔ دن، رات محنت کر کے جو ہے کام شروع کرایا ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: اُس کی محنت آپ کو بتانے لگا ہوں ساری، میرے پاس ریکارڈ ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب مجھے سمجھ نہیں آئی کہ زیرے صاحب دو topics کو اکھٹا کررہے ہیں کہ ایک شخص کے دَم سے یہ روڈ ہے اگر یہ شخص مرجائے پھر تو یہ روڈ یہی بند ہوجائیگا لوگوں کو ایکسیڈنٹ میں مرنا شروع ہوجائیں گے کام رُک جائیگا یہ پی ڈی پتہ نہیں کہاں کہاں اپروچ کرکے پھر رہا ہے میں اس کا سارا حال احوال کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب یہ روڈ واقعی اہمیت کا روڈ ہے۔ یہ 2013ء میں بی ڈی اے نے اس کا اسٹارٹ لیا، جوائنٹ پر ہے 60% اور 40% جو انہوں نے کہا۔ 2017ء میں سی اینڈ ڈبلیو نے پہلا ٹینڈر کیا اس کا آٹھ پورشنز ہیں اس کے۔ دو پورشن اس کے این ایل سی کو دیئے گئے باقی کوئی ٹھکیدار تھے۔ سلسلہ چلتا رہا۔ اب مَیں آپ کو تفصیل بتانے لگا ہوں۔ ایک تو یہاں پر میں پہلے یہ عرض کردوں کہ یہ پی ڈی صاحب کو کچھ زیادہ ہی سیاستدان ہیں میرے خیال ہے مکران سے ان کا تعلق ہے۔ اِس نے مختلف لوگوں کے ذریعے سوشل میڈیا پر" کہ جی اوپر سے ہم سے پیسے مانگے جارہے ہیں"۔ یہ آپ نے بھی پڑھا ہے میں نے بھی پڑھا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی انکوائری میں، میں جارہا ہوں اور ذمہ داری سے میں اس ایوان کے سامنے یہ بات بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ اِس روڈ کا جو پہلے ٹینڈر ہوئے ہیں یا کینسل ہوئے ہیں یا ابھی جو ٹینڈر ہونے جارہے ہیں۔ مَیں openly منسٹر، چیف منسٹر، سیکرٹری، چیف سیکرٹری، اگر ایک روپیہ، یہ تو پرسنٹیج اور کمیشن کی بات کررہے ہیں۔ یہ جو مافیا ہے مجھے پتہ ہے کہ جن کی vested interests ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا حلقہ چھوڑ کے آپ کے حلقے اور ہمارے حلقے کی طرف آگئے ہیں، عوامی وہ کوئی بنی ہوئی ہے۔ ایک روپیہ، لاکھوں ہزاروں کو چھوڑیں اگر ایک single penny اسٹارٹ چیف منسٹر سے لیکر چیف انجینئر تک جو اوپر ہیں باقی تو XEN وغیرہ ادھر ہوتے ہیں، میں چیلنج پر کہہ رہا ہوں کہ ایک روپیہ بھی اگر اس پراجیکٹ کا اوپر کسی نے مانگا یا ثابت ہوا میں آپ کو قول دیتا ہوں میں آپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں اور یہ on the recard ہے کہ میں اپنی سیٹ، منسٹری کو چھوڑ دوں گا، میں ایم پی اے شپ چھوڑ دوں گا ایک بات۔ اور اس میں اس کو ثابت کرنا پڑیگا جن کو وہ کبزئیوں کو استعمال کررہا ہے یا دوسروں کو کررہا ہے جو کہ ان کے ٹھکیدار جس طریقے سے ہے۔ اس کو، یہ تو میں پی ڈی کی آپ کو بات کررہا ہوں اور دوسری

بات یہ ہے کہ ٹھیکدار یا ایم پی اے وہ میرا XEN ہے میرے ڈیپارٹمنٹ کا یہ prerogative ہے میرے ڈیپارٹمنٹ کا کہ کس کی satisfactory ہے نہیں ہے ٹرانسفر ہے پوسٹینگ ہے وہ اُس محکمے کا ہوتا ہے یہ کسی کا prerogative نہیں ہے کہ ایک ٹھکیدار کے مرضی سے اس کا پی ڈی آئیگا ایک ایم پی اے کی مرضی سے کہ میں کسی کو ٹرانسفر کرونگا یا کسی کو لے آؤں گا۔ یہ ان کا قانونی حق نہیں ہے اخلاقیات نہیں ہے اور یہ جو وہ صاحب اٹھا رہے ہیں مجھے پتہ اس کا background بھی مجھے پتہ ہے کہ کس پارٹی سے وہ تعلق رکھتے ہیں ٹھکیدار کیا ہے یہ پورا background، میں کسی کو backbiting نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ تو میں ان کی علم کے لئے گزارش کردوں کہ وہ آپ کا حلقہ نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے حلقے میں جو روڈیں بنی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب حلقے کی بات نہیں ہے۔ دیکھیں اس سے پورے بلوچستان کے لئے ایک نیا راستہ کھلے گا۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: پورے بلوچستان میں اگر اس پی ڈی پر آپ کا یہ روڈ کھڑا ہے تو پی ڈی صبح مر جائیگا کیا کرینگے آپ؟۔ پھر تو روڈ گیا۔ یہ مجھے پتہ ہے کہ وہ پی ڈی کیا کر رہا ہے اور کن کو نواز رہا تھا ناں اور کن کو کیا دے رہا تھا۔ یہ آپ چھوڑ دیں۔ میں آپ کو ذمہ داری سے جو بات کہنے لگا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں اگر کوئی ایسا point ہے تو آپ وہ بتا دیں کہ کن کو نواز رہا تھا؟۔ بات clear ہونی چاہیے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: ریکارڈ پر ہے دیکھیں سٹیٹس آف پراجیکٹ، کنسٹرکشن اَپ گریڈیشن آف درگئی ،شبوزئی اینڈ seventy two تونسہ شریف and fifty-five road اب اس میں آٹھ پورشن ہیں۔ پہلے پورشن میں 12.364۔ دوسرے پورشن میں 27.359 اسی طریقے سے 30-108-91-42-68 اور 35 یہ ایڈوانس پیمنٹیں ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایڈوانس پیمنٹیں جہاں تک مَیں نے بریفنگ لی پچھلے پی ڈی نے کی ہوئی تھی وہ ٹرانسفر ہوگیا۔ یہ جو نیا آیا ہوا تھا ابھی اس کو سال بھی پورا نہیں ہوا۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: ایک سال 2 مہینے اُس کو ہوگئے آپ سنیں ناں میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ آپ چھوڑ دیں وہ پشتونخوا کا ہے یا کس کا ہے۔ یا وہ کس سے related ہیں۔ یہ PD آیا ایک سال دو مہینے میں یہ recovery نہیں کرسکا، advance پیمنٹیں ہیں۔ پچھلے نے کیا ہم بھی مانتے ہیں کہ پچھلے نے کیا ہے۔ اب

اِس کی position یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں کھیتران صاحب اس میں recovery جو ٹھیکیدار کام نہیں کر رہا تھا اُس کے کام cancel کر دیئے ۔اُس کو تین نوٹس دے دیئے لیگل۔ کہ آپ کام نہیں کر سکتے ہیں آپ سے cancel ہے ہم نئے جو ہیں اُس کو ڈھونڈیں گے۔ یہ کمیٹی میرے پاس بھی آئی، جو علاقائی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ ٹھیکیدار حضرات کو جو انہوں نے اخبار کے through notice بھجوایا۔ اُنہوں نے کام شروع نہیں کیا لہٰذا دوبارہ ٹینڈر جو رکھے گئے ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: یہ ہم مان لیتے ہیں کہ دوبارہ ہم نے ٹینڈر کیا ٹینڈر کی پوزیشن کیا ہے ناں جی۔ بی پیپرا میں انہوں نے upload کرنا پڑتا ہے آپ کو، ٹینڈر کہ فلاناں date کو آپ دے رہے ہیں، ٹھیک ہے جی ۔اُس کے لیے انہوں نے بی پیپرا کی website پر آپ چیک کر سکتے ہیں 16 مئی کا date دیا ہے۔ 16 مئی 2022۔ اور یہ صاحب ٹینڈر کر رہے ہیں 9 مئی کو۔9 مئی کو immediately tender کر رہے ہیں، اُن کو upload کر رہے ہیں اور 22 مئی کو اُن کے tender upload کر رہے ہیں۔ باقی دیکھیں آپ نے بھی یہاں پر ساری زندگی گزاری ہے۔ ہم نے بھی۔ آپ ایک date دیں گے۔ ٹھیکیدار اُس کے لیے prepare ہو کر آئیں گے۔ آپ 7 دن پہلے 16 کو آپ tender call کر رہے ہیں۔ 7 دن پہلے 9 تاریخ کو آپ ٹینڈر تین، چار کو ملا کر، گروپ بنا کر اُن کے ساتھ جو لین دین ہوا، مَیں کسی کے وہ نہیں کرتا ہوں وہ تو پھر انکوائری جاری ہے، وہ آپ کو۔ کر کے ٹینڈر یہ دے رہا ہے 22 کو اُن کو work order دے رہا ہے۔ جبکہ 16 کو ٹینڈر ہونے تھے۔ اور یہ آپ کے اُسی علاقے کے ٹھیکیدار، نہ کہ بارکھان کے، نہ کہ کوئٹہ کے، نہ کہ افغانستان کے، اُسی علاقے کے ٹھیکیدار گئے ہیں۔ redressal committee میں، grievances committee میں۔ اور یہ کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ اِس کی مہربانی سے، ایک سال دو مہینے میں اِس نے کیا progress دی زیرو۔ آج آپ کا 365 million surrender ہو گیا، کام کی۔ اچھا! تین ٹھیکیدار ہیں یا چار ہیں، اُن کی وہ بنائی، اُس کی سب انکوائریاں ہو رہی ہیں اور انکوائری رپورٹ انشاءاللہ اگلے اجلاس میں میں آپ کو پیش کروں گا۔ یہ شخص۔ اب مَیں روڈ کو تو ایک طرف رکھتا ہوں ٹھیکدار، اِس کی، اِس نے جا کر NLC کی طرف سے، P&D کی طرف لیٹر لکھوائے۔ چیف سیکرٹری کو approach کیا گیا۔ کہ جی وہ جو ہیں ناں الیکشن کا وہ ہیں election commission of Pakistan کی direction ہیں کہ الیکشن کے درمیان میں ٹرانسفر نہیں ہو سکتا ہے۔ بھئی وہ ڈیوٹی پر ہی نہیں تھا تو ٹرانسفر، اگر ایک شخص کے حساب سے،

آج ہم کہیں گے کہ آپ اس Chair پر بیٹھے ہیں۔ آپ نہیں ہوں گے تو یہ پورا ایوان ہی نہیں ہوگا۔ یہ بس ختم سب چیز۔ ایسا نہیں ہے competent PD گیا ہے۔ ہمارے افسر ہیں، ہمارا ڈیپارٹمنٹ جانتا ہے کہ کون اچھا ہے کون بُرا ہے۔ اس کو PD بھی C&W department نے لگایا تھا۔ اور اِس کو اُدھر سے نکالا C&W department نے۔ نیا PD گیا ہوا ہے۔ 24 جون کو اِس کے ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ یہ عوامی کمیٹی میں invite کر رہا ہوں آپ کا علاقہ ہے اِن کا وہ نہیں ہے constituency نہیں ہے، آپ کی ہے، آپ کو میں invite کرتا ہوں، جو کمیٹی بنی ہوئی ہیں اِن کی عوامی رائے اور جو بھی ہیں" کہ ہم روڈ بلاک کریں گے"۔ روڈ کوئی بلاک کرتا ہے، جی بسم اللہ۔ پھر روڈ ہر ایک آدمی بلاک کرنا شروع کر دے گا، وہ گورنمنٹ نمٹنا جانتی ہیں ابھی میں نام کس کس کا لوں۔ میں نام کسی کا نہیں لوں گا میرے لیے سب قابل احترام ہے کوئی ڈاکٹر ہے کوئی اُس کا بھائی ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں آپ Chair کو invite کرتا ہوں اور اُس کمیٹی کو invite کرتا ہوں کہ 24 جون کو، آج سے 3 ہفتے بعد 4 ہفتے بعد ٹینڈر رہے، ساڑھے تین ہفتے بعد۔ آپ اُس ٹینڈر میں بیٹھیں اِس PD کے ساتھ۔ آپ کی عوامی کمیٹی بیٹھے۔ crystal clear ٹینڈر کریں چاہے اُس میں FWO آتی ہے اُس کو ہم invite کر رہے ہیں NLC آتی ہے کوئی اچھے ٹھیکیدار آتے ہیں۔ یہ جن کو ہم نے cancel کیا بار بار نوٹس کیے جن کے ذمہ یہ ایڈوانس ہیں یہ recovery اور crystal clear ٹینڈر۔ آپ کے دو ذمہ داری ہیں آپ اِس وقت اسپیکر بھی ہیں اور اپنے علاقے کی نمائندگی بھی کر رہے ہیں۔ گو کہ آپ کا علاقہ بھی ہے اب میرا اور آپ کا علاقہ مشترکہ ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اس ایوان کے توسط سے آپ کو بحیثیت اسپیکر، بحیثیت آپ کے حلقے کے نمائندے کے کہ یہ آپ کی نگرانی میں ٹینڈر ہو۔ crystal clear ہو۔ مجھے اگر ایک پیسہ بھی میرے کسی افسر کے جن کے اوپر۔ اور وہ بھی اِس کو ہم نوٹس کر رہے ہیں یہ ساری چیز یہ کر رہے ہیں۔ یہ اِس کا background تربت سے کدھر سے ہے کس پارٹی سے ہے وہ آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے کہ جس عرصے میں میں اُدھر بیٹھا ہوا تھا جیل میں تھا وہ کہاں کہاں کیا کر کے آیا ہے، اِس کی ایک ایک چیز ابھی digout ہوں گی اور میں معزز دوست سے گزارش کروں گا کہ اِن کے حلقے میں جو substandard کام ہوئے ہیں جو ٹھیکیدار ہے یا جو ہیں۔ تو اگر وہ مجھے kindly اجازت دیں گے تو میں اُن کی انکوائری میں جاؤں گا کوئی blacklist ہوتا ہے تو blacklist ہوگا کوئی نیب میں جاتا تھا نیب میں میں بھیجوں گا۔ اگر کوئی anticorruption۔ یہ مجھے سفارش نہیں کریں گے کہ اتنا Floor of the House مجھے کہہ دے۔ thank you جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! یہ اِس طرح ہے کہ ناں کسی حلقے کی بات ہے اور میں ایک عوامی نمائندے کی حیثیت سے جب یہاں میں موجود ہوں تو میں سب حلقوں پر، سب اسکیمات پر بات کر سکتا ہوں۔اور جب منسٹر صاحب خود اب سے کچھ دیر پہلے اپنے ہی منسٹر پر Health department پر، اپنے Health department Minister پر وہ تنقید کے نِشتر برسا رہے تھے۔اُس وقت۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات:: ناں ناں میں نے منسٹر کا نام نہیں لیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں ابھی آپ سردار صاحب تشریف رکھیں please۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: دیکھیں میں نے۔آپ غلط بیانی کر رہے ہو آپ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں دیکھیں وہ ریکارڈ اسمبلی میں قائم ہے اور سارا live چل گیا ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: سیکرٹری اسمبلی کی رپورٹنگ ریکارڈ گواہ ہے کہ میں نے منسٹر کا نام نہیں لیا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: سارا live چل گیا۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: میں نے hospital کی شعبے کی بات کی ہے۔آپ جھگڑا ناں کریں۔غلط ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: چونکہ آپ خود حکومت میں ہیں۔آپ as a Minister اپنے ہی Health department پر آپ نے جو تنقید کی۔اگر یہاں منسٹر صاحب ہوتے احسان شاہ صاحب وہ جواب دیتے یا نہ دیتے بہرحال as a عوامی نمائندے یہ میرا حق ہے کہ میں کسی بھی جگہ پر۔آپ میرے حلقے میں بات کر سکتے ہو میں آپ کے حلقے میں بات کر سکتا ہوں۔یہ کسی کی جاگیر نہیں ہے کہ ایک علاقہ کہ یہ جاگیر ہے میں نے ابھی بات کی ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔میں نے اُس پر بات کی آغا صاحب نے بات کی۔اچھا اِس سے پہلے شیرانی میں آگ لگ گیا تھا یہاں میں نے resolution لایا، پاس کرایا۔چلغوزے کا جو اتنا بڑا نقصان ہوا۔اِس کا مطلب یہ ہے کہ پھر کوئی کسی کے اوپر بات نہ کریں۔جناب اسپیکر! اگر ایک میں نہ XEN کو جانتا ہوں نہ جو ٹرانسفر ہوا ہے نہ میں نے اُس کو دیکھا ہے نہ جن کو اس نے لایا ہے ڈبل چارج دیا ہے یہاں، کوئٹہ میں بھی اُس کے پاس چارج ہے اضافی چارج بھی دیا ہے۔نہ میں اُس کو جانتا ہوں۔میں صرف علاقے کے عوام لورالائی

،ژوب اور موسیٰ خیل کے لوگ میرے پاس آئے تھے اُنہوں نے شکایت کی۔آپ کا حلقہ ہے آپ اِس سڑک سے بخوبی واقف ہے آپ خود بیان کریں کہ اِس پر کتنا کام ہوا ہے،کون ساPD کتنا جو ہے ناں اُس نے کام کیا ہے کس نے کام نہیں کیا ہے کس نے کیا۔یہ تمام تر تفصیلات اِس سب ہاؤس سے زیادہ آپ کو پتہ ہے۔جناب اسپیکر!ہوتا یہ ہے جب کوئی بندہ جاتا ہےPD تو کم از کم تین سال کے لیے اُس کو ہونا چاہیے۔دوسری بات یہ ہے کہ دورانِ ٹینڈر پروجیکٹ ڈائریکٹر کو ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا ہے،یہ rules and regulations ہیں۔

وزیرمحکمہ مواصلات وتعمیرات: اور قانون بھی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بالکل قانون ہے میں بھی یہی بتا رہا ہوں اور انشاءاللہ جس طرح آپ نے کہا کہ اگر کمیٹی کی رپورٹ آپ کے حق میں نہیں آیا جو آپ نے فیصلہ کیا۔آپ نے کہا میں resign کروں گا۔ وہ آ جائے گا،وہ آپ نے کہا رپورٹ۔

وزیرمحکمہ مواصلات وتعمیرات: آپ غلط بیانی نہ کرو میں نے یہ نہیں کہا کہ کمیٹی کی کیا رپورٹ آئیگی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں دیکھو جب آپ resign کر جائیں گے آپ اپنے اُس بات پر قائم رہنا۔دوسری بات جناب اسپیکر۔ابھی سردار صاحب آپ سنیں میں نے کتنی تسلی سے آپ کی بات سنی۔

وزیرمحکمہ مواصلات وتعمیرات: نہیں آپ جھوٹ بولتے ہیں غلط بیانی کر رہے ہو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ نے جو بات میں نے۔آپ نے کی۔میں نے تو کوئی مداخلت نہیں کی۔

وزیرمحکمہ مواصلات وتعمیرات: نہیں نہیں آپ جو میں نے floor of the House۔ریکارڈ ہے نکالیں۔اگر میں نے کہا کہ کمیٹی کی رپورٹ آئیگی میں مستعفی ہوں گا پھر ابھی۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: order of the House۔زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر!دیکھو جب اس اسکیم کا 60 فیصد حصہ شیئر جو ہے ناں وہ وفاق کا ہے اور وفاق کے اس P&D کے بغیر آپ کا،PD آپ تبدیل نہیں کر سکتے ہو اور باقی اس کے بہت سارے لوازمات ہیں تو میں آپ سے request کروں گا کہ آپ custodian ہیں۔یہ بہت بڑا issue ہے عوام کے تمام صوبے کے بلخصوص 3 اضلاع جو یہاں سے گزرتے ہیں اس روڈ سے۔اِس کے لیے میں آپ سے as a custodian اپیل کروں گا کہ آپ اس کے لیے ruling دیدیں direction دیدیں چیف سیکرٹری،سی اینڈ ڈبلیو کے سیکرٹری،پی اینڈ ڈی اور چیف انجینئر کو آپ بلالیں اپنے good office اور کمیٹی کو بھی بلالیں باقی لوگوں کو بھی بلالیں،میری یہ request ہوگی،اُسمیں پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جناب اسپیکر صاحب! میں نے آپ کو، کہ آپ کا حلقہ ہے بحیثیت اسپیکر میں نے آپ کو invite کیا ہے بسم اللہ۔ باقی اگر ایک شخص کے ہونے سے PD سے وفاق فنڈ بند کرتا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ فنڈ بند ہونے چاہیے۔ اور اگر ایک شخص اتنا powerful ہے کہ وہ اُس پر مرکز کے جتنے بھی ہماری joint federal funded اسکمیں ہیں، کل بولیں گے کہ جی یہ منسٹر ہونا چاہیے، تو ہم دیں گے اگر یہ میری جاگیر نہیں ہے اور انہوں نے دوجگہ غلط بیانی کی ہے۔ میں نے کمیٹی کا نہیں کہا ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال میں اس پر بلا لیتے ہیں پوچھ لیتے ہیں تفصیلی رپورٹ ہمیں دیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: کس کو بلا لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چیف سیکرٹری صاحب کو۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: نہیں کیوں؟۔ وہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ میں اپنی انجینئر کو تبدیل کرسکتا ہوں۔ میرا prerogative ہے۔ 18 گریڈ تک مجھے اختیار دیا گیا ہے آپ چیف سیکرٹری کو کیا بلائیں گے۔ آخر بار بار، PD کیساتھ اِن کو کیا دلچسپی ہے آپ یہ روڈ کی بات کریں یہ اِس کی سلسلے کی بات کریں ٹینڈر ہم نے cancel کر دیئے ہیں۔ نئی date آ گئی۔ یہ آپ کے پاس یہ نئی date ہے اِس کی۔ یہ ہے 3 ہفتے کے بعد ٹینڈر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ چیز شفاف ہونے چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں خود آپ نے کہا on the floor کہ اِس میں ایڈوانس پیمنٹیں ہوئی ہیں تو اس سے متعلقہ جتنے بھی۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: ایڈوانس پیمنٹیں اِس PD نے نہیں کیا ہے اِس سے پچھلے PD نے کی ہوئی ہیں

جناب قائم مقام اسپیکر: اُسی پر اُن سے جو رپورٹ بھی پوچھ لیتے ہیں اور اُن کے خلاف۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: وہ ہم انکوائری کر رہے ہیں ڈیپارٹمنٹ کر رہے ہیں ہم آپ کو پیش کریں گے وہ رپورٹ اگر آپ کا حلقہ بحیثیت اسپیکر اور یہ ایوان اس پر مطمئن نہیں ہوا پھر ہم اگلے step میں جائیں گے اِسی طریقے سے تو ایک ٹھیکیدار اٹھ کر ہمیں direction دیں گا۔ کہ جی یہ آدمی میرا لاڈلہ ہیں کیونکہ اُس نے راتوں رات۔ رات کے اندھیرے میں اُن کو ٹینڈر دیا ہے۔ ,redressal grievances committee، committee یہ رپورٹیں، یہ اس کے سلسلہ ہے وہ اُس کے، اِس نے۔ اب میں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ departmental inquiry کرادیں بلکہ بجائے چیف سیکرٹری کو بلانے کے۔ سیکرٹری صاحب! ایسے کریں کہ ماضی میں جتنے بھی ایڈوانس پیمنٹیں ہوئی ہیں چیف سیکرٹری